محمود حسن دیوبندیؒ نے فرمایا "اس نوجوان نے ہمیں ہمارا بھولا ہوا سبق یاد دلایا"۔ نیز مولانا آزاد مرحوم کے لئے اُس سے بڑا کوئی اعزاز نہیں ہو سکتا تھا کہ شیخ الہندؒ کے ایما پر ۱۹۲۰ء میں جمعیت العلماء ہند کے سالانہ اجلاس میں ان کو امام الہند قرار دے کر ان کے ہاتھ پر بیعتِ جہاد کی تجویز پیش کی گئی ۔ مولانا آزاد کے یہ الفاظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں :۔

"اگر ایک شخص مسلمانوں کی تمام موجودہ تباہ حالیوں اور بدبختیوں کی علتِ حقیقی دریافت کرنا چاہے اور ساتھ ہی یہ شرط بھی لگا دے کہ صرف ایک ہی علت اصلی ایسی بیان کی جائے جو تمام علل و اسباب پر حاوی اور جامع ہو تو اس کو بتایا جا سکتا ہے کہ علماءِ حق و مرشدین صادقین کا فقدان اور علماء سوء و مفسدین و دجالین کی کثرت ۔ رَبَّنَا اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۔

اور پھر اگر وہ پوچھے کہ ایک ہی جملہ میں اس کا علاج کیا ہے؟ تو اس کو امام مالک کے الفاظ میں جواب ملنا چاہیئے کہ "لا يصلح آخر هذه الامة الا بما صلح به اولها"، یعنی اُمت مرحومہ کے آخری عہد کی اصلاح کبھی نہ ہو سکے گی، تاوقتیکہ وہی طریق اختیار نہ کیا جائے جس سے اس کے ابتدائی عہد نے صلاح پائی تھی اور وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ قرآن حکیم کے اصلی و حقیقی معارف کی تبلیغ کرنے والے مرشدین صادقین پیدا کیے جائیں ۔

ان میں سے دوسری شخصیت خود شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ کی ہے جن کی ساری عمر قال اللہ و قال الرسول میں گزری ۔ ۱۹۲۰ء کے اواخر میں اسارت مالٹا سے واپسی کے بعد دیوبند میں اساتذہ و علماء کے ایک اجتماع میں شیخ الہند نے فرمایا ۔